سوچنے اور یاد رکھنے کی بات

(از مولوی ابو سعید امام الدین صاحب امام مظفر نگری)

برادران ملت! جب حق سبحانہ تعالیٰ نے زمین اور آسمان کو پیدا کیا تو اولاً اس زمین کی خلافت جنات کے سپرد کی لیکن جب انھوں نے زمین پر فساد برپا کیا تو اس کا نتیجہ یہ ہوا کہ اللہ تعالیٰ نے فرشتوں کو ان کی طرف روانہ کیا تاکہ ان کو اس زمین سے نکالدیا جائے چنانچہ فرشتوں نے خدا کے حکم سے جنات کو اس زمین سے باہر بھگا دیا اس کے بعد خداوند تعالیٰ نے زمین میں ایک اور خلیفہ بنانے کا ارادہ فرشتوں کے سامنے ظاہر کیا۔ فرشتوں نے جنات پر قیاس کرتے ہوئے کہا۔ کیا تو اس قوم کو پیدا کرنا چاہتا ہے جو زمین میں فتنہ اور فساد برپا کریگی خداوند تعالیٰ نے ان کے خیال کی تردید کی اور فرمایا اِنِّیْۤ اَعْلَمُ مَا لَا تَعْلَمُوْنَ یعنی اے فرشتو جن باتوں اور مصلحتوں کو میں جانتا اور سمجھتا ہوں انکا تم کو علم نہیں ہے۔ آخر کار خداوند تعالیٰ نے حضرت ابو البشر آدم علیہ السلام کو پیدا کیا اور جنت میں رہنے کی جگہ عنایت فرمائی پھر آپ کو دنیا میں نازل فرمایا۔ یہاں آپ کی اولاد کثرت سے پھیلی اور نسل انسانی کا سلسلہ شروع ہوا۔ ایک عرصہ کے بعد حضرت آدم علیہ السلام دنیا سے رخصت ہوئے اور قبر آپ کا کچھ روز کیلئے مسکن قرار پایا۔

اللہ تعالیٰ نے حضرت آدم علیہ السلام کی چار قیام گاہیں مقرر فرمائی ہیں۔ اول جنت۔ دوم دنیا۔ سوم قبر اور چہارم پھر جنت اسی طرح آپ کی اولاد کے واسطے بھی چار ہی قیام گاہ متعین کیں۔ فرق یہ ہے کہ اولاد آدم کیلئے پہلی قیام گاہ شکم مادر۔ دوم دار العمل یعنی دنیا سوم قبر چہارم جنت یا جہنم میں چاہتا ہوں کہ ناظرین کے سامنے تیسری قیام گاہ یعنی قبر کے حالات پر احادیث کی روشنی میں کچھ تحریر کروں۔ کیونکہ عالم کل تین ہیں۔ عالم دنیا عالم برزخ عالم آخرت عالم دنیا کے بیان کی چنداں ضرورت نہیں۔ کیونکہ اس کے کوائف ہماری نظروں کے سامنے ہیں اور عالم برزخ یعنی قبر کی کیفیات۔ انسان دنیاوی امور میں مشغول ہو کر ایسا غافل ہو جاتا ہے کہ اس کو کسی دوسرے عالم کی کچھ بھی خبر نہیں ہوتی حالانکہ روزانہ اپنی نظروں سے مشاہدہ کرتا ہے کہ اس دنیا میں ایک پیدا ہوتا ہے اور ایک کو اپنے کندھوں پر لاد کر قبرستان کی طرف لیجاتا ہے اور اس بات کو بخوبی جانتا ہے کہ میں بھی ایک روز اس دنیائے فانی سے رخصت ہو جاؤنگا۔ لیکن پھر بھی قبر کے منظر کو نظر انداز کئے رہتا ہے گویا یہ سمجھتا ہے کہ مجھکو موت آئے ہی گی نہیں اور ہمیشہ اس دنیا میں خوش خرم زندہ رہونگا۔

موت یقینی ہے جو انسان اس دنیا میں آیا ہے ضرور اسکے لئے ایک ایسا وقت آئیگا جبکہ وہ اس دنیا سے رخصت ہوگا تمام دنیاوی ساز و سامان کو چھوڑ جائیگا۔ چنانچہ ارشاد باری ہے کُلُّ نَفْسٍ ذَآئِقَةُ الْمَوْتِ یعنی ہر نفس کو موت کا مزہ چکھنا ہوگا۔" انسان جسقدر بھی چاہے موت سے بھاگنے کی کوشش کرے مگر وقت مقررہ پر اس کا بچنا ناممکن ہے۔ ارشاد ہے

قُلْ اِنَّ الْمَوْتَ الَّذِیْ تَفِرُّوْنَ مِنْہُ فَاِنَّہٗ مُلٰقِیْکُمْ (جمعہ) یعنی تم جس موت سے بھاگتے ہو وہ ضرور تم سے ملاقات کرے گی دوسرے مقام پر ارشاد ہے قُلْ یَتَوَفّٰکُمْ مَلَکُ الْمَوْتِ الَّذِیْ وُکِّلَ بِکُمْ (سجدہ ۲) یعنی موت کا فرشتہ جو تم پر مسلط کردیا گیا ہے وہ ضرور تم کو وفات دیگا۔ ایک اور مقام پر فرمایا (وَاَنْفِقُوْا مِمَّا رَزَقْنٰکُمْ مِّنْ قَبْلِ اَنْ یَّاْتِیَ اَحَدَکُمُ الْمَوْتُ الآیہ (منافقون) یعنی خداوند تعالیٰ نے جو کچھ (مال دولت) دیا ہے اس میں سے موت کے آنے سے پہلے خدا کی راہ میں خرچ کرلو پھر ایسا نہ ہو کہ جب موت کا وقت آجائے تو کہنے لگو کہ مجھکو کیوں مہلت نہ ملی تاکہ صدقہ خیرات کرتا اور نیک لوگوں میں سے ہوجاتا۔

برادران اسلام! ان آیات کریمہ سے واضح طور پر معلوم ہوگیا کہ انسان کو ضرور یہ دنیائے فانی چھوڑنی پڑے گی ایسی صاف اور صریح آیات کے ہوتے ہوئے پھر بھی ہم موت سے غافل رہیں اور اپنے عیش وعشرت میں مست رہیں تو بڑے افسوس کی بات ہے۔ ہمکو یہ آیتیں ہر وقت یاد رہنی چاہئیں اور اس سفر آخرت کی تیاری میں نہایت کوشش سے کام لینا چاہئے ظاہر ہے کہ دنیا میں دو ہی قسم کے لوگ ہیں، مومن اور کافر۔ حدیثوں سے معلوم ہوتا ہے کہ دونوں کی موت کی کیفیت جداگانہ ہے اسلئے اب میں ان صحیح احادیث کا ماحصل پیش کرنا چاہتا ہوں جن سے مومن اور کافر کی موت کی کیفیات پر روشنی پڑتی ہے۔

پرہیزگار کی موت حضرت براء بن عازب رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں کہ ہم لوگ ایک مرتبہ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے ساتھ ایک انصاری کے جنازے میں شریک ہوئے جب قبرستان میں پہنچے تو معلوم ہوا کہ ابھی قبر کے تیار ہونے میں دیر ہے۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم بیٹھ گئے اور ہم لوگ بھی آپ کے پاس ہی بیٹھ گئے آنحضرت کے دست مبارک میں ایک تنکا تھا جس سے آپ ایسے انداز میں زمین کرید رہے تھے جیسے کوئی متفکر آدمی ہاتھ میں لکڑی لیکر نیچا سر کرکے زمین کریدتا رہتا ہے اور سوچتا رہتا ہے یہی حالت آپ کی تھی اس کے بعد آپ نے اپنا سر مبارک اٹھایا اور فرمایا استعیذوا باللہ من عذاب القبر یعنی اللہ سے عذاب قبر کے بارے میں پناہ مانگو۔ اس جملہ کو آپ نے دو یا تین مرتبہ فرمایا پھر حضور نے فرمایا کہ جب مومن بندے کا اس دنیا سے رخصت ہونیکا وقت قریب آتا ہے تو آسمان سے ایسے فرشتوں کی ایک جماعت کا نزول ہوتا ہے جن کے چہرے آفتاب کی طرح چمکتے ہوئے ہوتے ہیں جن کے پاس جنت کے کپڑوں کا ایک کفن اور بہترین خوشبوؤں میں سے خوشبو ہوتی ہے۔ یہ پھر بالشان جماعت اس مومن بندے کے پاس آکر جہاں تک اسکی نظر پہنچتی ہے وہاں تک بیٹھ جاتی ہے کچھ دیر کے بعد حضرت ملک الموت علیہ السلام تشریف لاتے ہیں اور اس کے سرہانے آکر بیٹھ جاتے ہیں اور فرماتے ہیں ایتھا النفس المطیبۃ اخرجی الی مغفرۃ من اللہ یعنی اے پاکیزہ نفس رب کی مغفرت اور بخشش کی طرف چل چنانچہ اسکی روح اس طرح سے بہتی ہوئی آسانی سے نکلتی ہے جس طرح مشک سے پانی بہتا ہے۔

ناظرین کرام اس حدیث سے یہ خیال پیدا نہ ہونا چاہئے کہ نیک آدمی کی روح ہمیشہ آسانی ہی سے نکلتی ہے، نہیں۔ بلکہ کبھی کبھی مومن صالح کو بھی جانکنی کے وقت سخت تکلیف اٹھانی پڑتی ہے جس سے جاہل اور نادان یہ سمجھتے ہیں کہ نہ معلوم

یہ شخص کسقدر برائیوں میں مبتلا تھا جو اس قدر اسکو تکلیف ہو رہی ہے اور اسکو نہایت معیوب سمجھتے ہیں۔ حالانکہ ایک دوسری حدیث میں صاف آتا ہے کہ جب کسی مومن کو کوئی تکلیف لاحق ہوتی ہے تو اس کی وجہ سے اس کے گناہ بخشے جاتے ہیں یا درجات بلند کئے جاتے ہیں۔ پس اگر ہم کسی مومن بندے کو جانکندنی کی سخت تکلیف میں مبتلا دیکھیں تو ہرگز برا خیال نہ کریں کیونکہ خداوند تعالیٰ چاہتا ہے کہ اپنے اس بندہ کو اس بیماری کے ذریعہ گناہوں سے پاک کرکے اپنے پاس بلائے۔ خود ہمارے آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم کے متعلق حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں کہ میں نے جسقدر موت کی سختی آنحضرت پر دیکھی کسی پر نہیں دیکھی۔ اسیطرح اگر کسی بدکار یا کافر کو سختی کے اندر مبتلا دیکھیں تو یہ سختی اس کیلئے عذاب ہوتی ہے اور اگر کوئی کافر نہایت اطمینان کی موت مرے تو یہ اسکی خوش قسمتی نہیں ہے بلکہ خدا کی طرف سے ڈھیل ہوتی ہے۔ الغرض بدکار کیلئے یہ تکلیف باعث عذاب ہوتی ہے اور مومن کیلئے باعث رحمت۔ آمدم برسر مطلب۔

الغرض جب ملک الموت مومن بندے کی روح نکالتے ہیں تو رحمت کے فرشتے جلدی سے ملک الموت کے دست مبارک سے روح چھینکر اسکو جنت کے کفن اور خوشبوں میں لے لیتے ہیں اور آسمان کی طرف روانہ ہوجاتے ہیں۔ اس کے کفن سے ایسی بہترین خوشبو نکلتی ہے جو زمین کی خوشبوؤں میں سب سے افضل ہے اس روح کو لیکر جب پہلے آسمان پر پہنچتے ہیں اور دروازہ کھلوانے کی درخواست کرتے ہیں تو آسمان کے فرشتے دریافت کرتے ہیں کہ تمہارے ساتھ کون ہے پہنچ والے فرشتے اس بندہ کا نام نہایت بہترین الفاظ میں بتاتے ہیں آسمان کے فرشتے استقبال کرتے ہیں۔ فرشتوں کی کوئی جماعت ایسی نہیں گذرتی مگر وہ بخوشی یہ الفاظ ضرور کہتی ہے کہ یہ روح کسقدر پاکیزہ خوشبودار ہے۔ یہانتک کہ اسکو ساتویں آسمان تک لیجاتے ہیں۔ خداوند تعالیٰ فرماتے ہیں اکتبوا کتاب عبدی فی علیین۔ یعنی میرے اس بندہ کے اعمال نامہ کو میرے مقربین کے دفتر میں درج کرلو۔ اس کے بعد خداوند تعالیٰ فرماتے ہیں میرے اس بندہ کو زمین کی طرف لیجاؤ۔ اس سے میں نے اسکو پیدا کیا تھا اور اسی سے پھر نکالونگا۔ مومن کی روح کے نکلنے کی کیفیت بیان ہوچکی اب ان روایات کا ماحصل پیش کرنا چاہتا ہوں جن میں مومن میت کی کیفیت بیان فرمائی گئی ہے۔ حدیث شریف میں آتا ہے جب نیک آدمی کو کفنا کرلے جاتے ہیں تو چونکہ اس میت کیلئے یہ وقت نہایت ہی خوشی کا ہوتا ہے اسواسطے میت کہتی ہے۔ قَدِّمُوْنِیْ قَدِّمُوْنِیْ یعنی مجھے آگے بڑھاؤ، مجھے آگے بڑھاؤ تاکہ وہ اپنے آرام و راحت کے مقام کو جلدی حاصل کرلے۔ اس کے بعد جب اسکو قبر میں داخل کیا جاتا ہے اور اسکے خویش و اقربا سینکڑوں من مٹی کے نیچے دفن کرکے واپس ہوتے ہیں۔ تو خدا کے حکم سے پھر اس کی روح لوٹادی جاتی ہے اور اس کے پاس دو فرشتے (منکر نکیر) نہایت اچھی شکل میں آتے ہیں۔ اسکو بٹھا کر سوال کرتے ہیں مَنْ رَّبُّکَ یعنی تیرا رب کون ہے وہ مومن جواب میں کہتا ہے رَبِّیَ اللّٰہُ یعنی میرا رب اللہ ہے۔ پھر سوال کرتے ہیں مَا دِیْنُکَ یعنی تیرا دین کیا ہے جواب دیتا ہے دِیْنِیَ الْاِسْلَامُ یعنی میرا دین اسلام ہے۔ فرشتے پھر سوال کرتے ہیں۔ ماھذ الرجل الذی بعث فیکم یعنی وہ کون شخص ہے جو تم میں بھیجا گیا۔ جواب دیتا ہے ھُوَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صَلَّی اللّٰہُ عَلَیْہِ وَسَلَّمَ یعنی وہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم ہیں۔

الغرض یہ تین سوال کئے جاتے ہیں جسمیں یہ بندہ کامیاب ہوتاہے نیز ایک سوال یہ بھی کیا جاتا ہے کہ تونے ان چیزوں کو کیسے معلوم کیا؟ جواب دیتاہے میں نے کتاب اللہ یعنی قرآن شریف پڑھا۔ اس کی تصدیق کی اور اس پر ایمان لایا۔ ان تمام سوالات کے بعد آسمان سے ایک منادی آواز دیتاہے صَدَقَ عَبْدِیْ یعنی میرے بندے نے سچ کہا اس کے واسطے جنت کے بستروں میں سے ایک بستر بچھادو۔ اور جنت کے کپڑوں میں سے ایک کپڑا پہنادو۔ اور اس کیلئے جنت کی کھڑکی کھولدو چنانچہ جب جنت کی کھڑکی کھولی جاتی ہے اس سے نہایت ہی جانفزا اور خوش کن ہوا آتی ہے اس کی قبر اسکی نظر کے منتہیٰ تک دراز کردی جاتی ہے اس کے بعد ایک حسین صورت اس کے پاس بھیجی جاتی ہے وہ کہتی ہے کہ خوش رہو یہ وہ دن ہے جسکا تجھ سے وعدہ کیا گیا تھا۔ یہ بندہ اچانک اس کو دیکھکر کہتاہے تو کون ہے تیرے چہرے سے بھلائی ٹپکتی ہے۔ وہ حسین صورت جواب دیتی ہے کہ میں تیراوہ نیک عمل ہوں جسکو تو رات کی تاریکی میں جبکہ تمام دنیا آرام کے ساتھ خاموش نیند سویا کرتی تھی اور تو اپنے نرم بچھونے سے جدا ہوکر خدا کی یاد کیا کرتا تھا۔ یہ کیفیت دیکھکر یہ بندہ کہتاہے اور تمنا کرتاہے کہ اے اللہ قیامت کو قائم کرتاکہ میں اپنے جنتی اہل وعیال میں چلا جاؤں "یہ کیفیت اس شخص کی ہوگی جو پرہیزگار ہوگا اور پرہیزگار آدمی وہی ہوتاہے جو قرآن وحدیث کی ہر چھوٹی بڑی تعلیم پر عامل ہو۔

اب مناسب معلوم ہوتاہے کہ ناظرین کے سامنے اس بندے کی حالت پر بھی کچھ روشنی ڈالی جائے جو دن رات نافرمانی کا ارتکاب کرتے رہتے ہیں۔ خدا اور اس کے رسول کی تابعداری کا کچھ بھی خیال نہیں کرتے صرف اپنے نفس کی تابعداری کرتے ہیں۔ آنحضرت صلی اللہ علیہ وسلم فرماتے ہیں کہ جب کافر کی موت کا وقت قریب ہوتاہے تو آسمان سے ایسے فرشتوں کا نزول ہوتاہے جن کی صورتیں بالکل سیاہ ڈراونی ہوتی ہیں ان کے ہمراہ نہایت بدبودار ٹاٹ ہوتاہے فرشتوں کی یہ جماعت اس کی نظر جہانتک پہنچتی ہے بیٹھ جاتی ہے پھر ملک الموت تشریف لاتے ہیں اور اس کے سرہانے بیٹھکر فرماتے ہیں ایتھا النفس الخبیثۃ اخرجی الی سخط اللہ یعنی اے بدترین نفس خدا کے غصہ کی طرف نکل وہ روح بدن کے ہر ہر حصہ میں چھپتی پھرتی ہے۔ ملک الموت اس روح کو نہایت ہی شدت سے کھینچکر نکالتے ہیں دوسرے فرشتے فوراً اس کو لے لیتے ہیں اور بدبودار ٹاٹ کے اندر رکھتے ہیں دنیا کے اندر بدترین بدبو سے زیادہ اس ٹاٹ سے بدبو نکلتی ہے اس روح کو لیکر آسمان کی طرف جاتے ہیں فرشتوں کی جس جماعت پر گذر ہوتاہے تو اس جماعت کو نہایت ہی حقارت آمیز الفاظ میں اس کا نام بتلاتے ہیں۔ آسمان میں اس کیلئے رحمت کے دروازے بند ہوجاتے ہیں۔ فرشتے اسکو قبر میں لاتے ہیں تو حسب دستور منکر نکیر اس کے پاس بھی آتے ہیں وہی تینوں سوالات جن کا اوپر ذکر ہوچکا کئے جاتے ہیں ہر ایک سوال کے جواب میں وہ ناکام ثابت ہوتاہے آسمان سے ایک منادی ندا کرتاہے کہ اسکا ٹھکانا سجین ہے اس کیلئے آگ کا بچھونا بچھاؤ اور جہنم کی طرف سے ایک کھڑکی کھولدو فرشتے اولاً اسکو جنت کا منظر دکھلاتے ہیں اور کہتے ہیں اگر تو فرمانبردار ہوتا تو یہ مقام تیرے لئے ہوتا مگر تو نے نافرمانی کی اسلئے اس سے محروم کردیا گیا پھر قبر اسکو اسطرح دباتی ہے کہ اسکی دائیں جانب کی پسلیاں بائیں جانب نکل آتی ہیں اور بائیں جانب کی دائیں جانب۔ العیاذ باللہ

فقط